احسان اور اسلام کے باطنی اور روحانی پہلو پر
قرآن کے دائرۂ علم سے عرفان کا شاہکار

آثار الاحسان

فی سیر السلوک والعرفان

جلد اول

تالیف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود
ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

آثار الاحسان
جلد اول
دار المعارف

احسان اور اسلام کے باطنی اور رُوحانی پہلو پر
مؤلف کے قلم سے عصرِ حاضر کا شاہکار

آثار الاحسان

فی سیر
السّلوک والعرفان

جلدِ اوّل

تألیف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود
ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

115 قرآن [illegible]
111 [illegible]
119 [illegible]
162 [illegible]
230 [illegible]
231 [illegible]
417 [illegible]
483 [illegible]

نام کتاب ——— آثار الاحسان فی سیر السلوک والعرفان
تالیف ——— خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر
کتابت کمپیوٹر ——— حافظ محمد اقبال صاحب (برما)
کتابت فہرست ——— محمد حفیظ الحق صدیقی (خانیوال)
صفحات ——— ۴۹۶
اشاعت ——— ۱۹۹۸ء
ناشر ——— دار المعارف اردو بازار لاہور پاکستان
قیمت مجلد ——— ۱۹۵ روپے لاہور   دس پاؤنڈ مانچسٹر

احسان الحق خاں ناظم دفتر دار المعارف سنت نگر لاہور

فہرست

جن پر وہ سبحان اللہ کی تسبیح کر رہی تھیں

عن صفیة ان رسول الله ﷺ دخل علیها وبین یدیها اربعة آلاف نواة تسبح بهن(رواه ابوداؤد کمافی التیسیر)

حضرت ابوہریرہؓ کا سونے سے پہلے کیا معمول تھا اسے آپ کے پوتے حضرت نعیم سے سنئے۔ وہ کہتے ہیں

انه کان له خیط فیه الفا عقدة فلا ینام حتی یسبح به (البدایہ ج ۸ ص ۱۱۲ حلیہ ص ۳۶۸ ۔ صفوۃ ۱ص ۳۵۱)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ کے پاس ایک تاگہ تھا جس میں دو ہزار گرہیں لگی ہوئی تھیں آپ سونے سے پہلے ان پر تسبیح پڑھتے اور پھر سوتے تھے

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ایک تھیلی تھی جو کھجور کی گٹھلیوں سے بھری ہوئی تھی آپ ان پر سبحان اللہ کا ورد فرماتے تھے جب وہ تھیلی خالی ہو جاتی تو آپ کا خادم دوبارہ ان گٹھلیوں کو تھیلی میں ڈال دیتا اور آپ پھر ان پر تسبیحات کا ورد کیا کرتے تھے (مسند احمد ج ۲ ص ۵۴۱)

حکیم الامت حضرت تھانوی لکھتے ہیں

اکثر ذاکرین کا معمول ہے تسبیح پر اوراد واذکار پڑھنے کا۔۔ یہ حدیث اسکی اصل ہے کیونکہ گٹھلیوں اور دانوں میں کوئی فرق نہیں اور تاگا محض اجتماع کی غرض سے ہے حدیث میں بھی گٹھلیوں کا مجتمع ہونا خود ثابت ہے (التکشف ۴۲۷)

بڑی گنتی کیلئے انگلیوں کی پوروں پر شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے سو اسلام میں دانوں اور گٹھلیوں سے بڑی گنتی کے اوراد بآسانی پورے کئے جاسکتے ہیں۔ یہ دین فطرت ہے اور ہر فطری ضرورت کو پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے

(۳۴) علم اسرار:

شریعت مکمل ہو چکی اور اسکے سب اصول و فروع مدون ہو چکے حوادث پیش آمدہ سب انہی کے تحت حل ہوتے ہیں دین میں اب کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں۔ ہاں اسی شریعت کے احکام میں بہت سے اسرار لپٹے ہیں جو ہر عالم دین کو معلوم نہیں ہوتے اور نہ انکا جاننا ہر کسی کیلئے ضروری ہوتا ہے تاہم اس سے انکار نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اہل نسبت حضرات کیلئے اپنے بہت سے اسرار کھول دیتا ہے اور انکی لذت سے سلوک کی منزلیں لمحوں میں طے ہوتی ہیں

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اذا رایتم العبد یعطی زهدا فی الدنیا وقلة منطق فاقتربوا منه فانه یلقی الحکمة(مشکوۃ ص ۴۳۸)

(ترجمہ) جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی روحانی دولت ملی ہے تو اس سے نزدیک رہا کرو (اسکی طرف رجوع کرو) کیونکہ اس پر اسرار اتارے جاتے ہیں (اسے حکمت کی تعلیم دی جاتی ہے)

یہ علم لدنی ہے جو اس نسبت میں آنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے بطور عنایت ملتا ہے سالکین اصلاح باطن کیلئے کاملین کے پاس مدتیں گذارتے ہیں تب کہیں حکمت کے یہ چشمے انکے قلب سے جاری ہو کر انکے زبان و قلم تک پہنچتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من اخلص لله اربعین صباحا ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه وعلی لسانه (اخرجہ رزین)

(ترجمہ) جو اللہ تعالیٰ کیلئے چالیس دن خالص کرے اسکے دل سے اور اسکی زبان پر حکمت کے چشمے بہنے لگتے ہیں

اس امت میں قدماء میں امام طحاوی (۳۲۱ھ) اور علامہ خطابی (۳۸۸ھ) پھر امام غزالی (۵۰۵ھ) شیخ اکبر (۶۳۸ھ) مولانا روم (۶۷۲ھ) علامہ شعرانی (۹۷۳ھ) اور امام ربانی مجدد الف ثانی (۱۰۵۲ھ) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۶۲ھ) اور انکے خلیفہ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہم اللہ اپنے اپنے وقت میں اس فن کے امام گذرے ہیں۔

حکیم الامت حضرت تھانوی لکھتے ہیں

بزرگوں کے کلام میں منصوص ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں کو بعض علوم وہ عطا ہوتے ہیں جو نہ منقول ہیں نہ مکتسب ہیں کبھی اسکو علم وہبی سے تعبیر کرتے ہیں کبھی علم اسرار کہتے ہیں اور خود ان سے اس قسم کے دقائق و حقائق منقول ہیں جو ان سے پہلے کسی کی زبان سے نہیں نکلے حدیث ابن عباس ایسے علوم کے تحقق اور اعتبار کی اصل ہے (التکشف ۴۰۰)

آپ لکھتے ہیں

علم اسرار غیر منقولہ اس کو علم لدنی اور علم وہبی بھی کہتے ہیں جس کا عطا ہونا اہل اللہ کو بہ کثرت و تواتر